علامہ شریف سید محمد الراض کنون الادریسی الحسنی

(ازاعدادالأستاداحمد بن عبداللہ سیکرج الأنصاری الخزرجی)

شیوخ مروکو میں اُپ منفرد نمونہ اور عصر حاضر کے حبیب رہے ہیں۔اُپ تجانیہ طریقت کے رازوں کے اور خزانوں کے حامل اور علمبردار ہیں۔تجانیہ طریقت کے اشخاص میں اُپکا شمار علم وہنر شرف وعزت کے مایہ ناز شخصیات میں ہوتا ہے۔اُپ تجانی طریقت کے کہلے دروازوں سے ایک دروازہ مانا جاتا ہے۔اُپ باعزت حسب ونسب والے پاک وصاف روحانی اور جسمانی نسبتوں کے مالک پاک وشفاف حاضری وغیبی نسب والے ذریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرفاء کرام کے فرزند بسیار تصنیفات کے صاحب امام جہاں عالم کبیر ادیب وفاضل خلیفہ مشہور شیخ ابوالفنوان سید محمد راضی کنون ادریسی حسنی علوی محمدی رضی اللہ عنہ

نسب:

اُپ پاک سرکارو عالم سے صلی اللہ علیہ وسلم یوں ملتا ہے الشریف سید محمد بن حمزہ بن العلامہ الفقیہ المجاہد سید محمد بن قاسم مولای العرب بی علی بن محمد بن مولای احمد بن سید عبداللہ (اُبکی وفات ۸۱۲۱ ہجری میں ہوئ۔اُپکا مزار قبیلہ بنی مستارہ کے مدشر الزواقین میں موجود ہے) بن الحسین بن عیسی بن عیسی بن الولی الصالح سید ذیزون الزواق بن محمد بن مصباح بن احمد بن حمزہ بن سلیمان بن ناصر بن یحی بن العارف باللہ الولیی الصالح سید احمد صاحب الضریح بمدشر بوبریح بقبیلہ بنی زروال بن یوسف بن الولي الصالح سید کنون بن عمران بن عبدالرحمٰن بن سلیمان بن الحسن بن سید عمران بن محمد بن محمد بن احمد بن الولي الصالح الشہیر سید کنون الأول بن احمد بن مولانا ادریس الأزہر مؤسس مدینہ فاس بن مولانا ادریس الاکبر فاتح مغرب بن مولانا عبداللہ الکامل بن مولانا الحسن المثنی بن مولانا الحسن السبط من مولانا علي کرم اللہ وجہہ ومولاتنا فاطمہ الزہراء سیدۃ نساء العالمین بنت سید الوجود وعلم الشہود مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت:

اُپ کی ولادت باسعادت ۲۳ شعبان ۱۳۷۸ ہجری موافق ۳ مارس ۱۹۵۹ میں سرزمیں مروکو کی مدینہ ابن سلیمان میں ہووئ۔یہ وہی دن تہا جس دن یعنی ۲۳ شعبان ۱۳۲۳ ہجری علامہ عارف باللہ اس دارفانی سے بقاے جاویدانی کی طرف کوچ کر گے تھے۔یعنی تحقیقا ہجری کی مطابق اُپکی ۱۵ وین برسی کے دن۔اور عیسوی کے مطابق یہ شاہ سلطنت ملک الحسن الثانی کے تخت تشینی کے دن سے ملتا ہے۔جیسا کہ اُپ کی ولادت کا ساتوان دن علامہ مقدم الکبیر سید محمد کنون کی وفات کی ۵۰ وین برسی سے ملتا ہے۔اُپکی وفات ۲۸ شعبان ۱۳۲۸ ہجری میں ہوئ تھی۔

پرورش

آپ نے اپنے بچپن کا اہم وبیشتر حصہ شہرتطوان میں گزارا۔ وہی آپ نے اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور قرائت وکتابت کا سیکھ لی۔اللہ تعالی کی کتاب اقدس ابروایت ورش عن نافع حفظ کیا۔ پھرآپکے خاندان شہر رباط کی طرف نکل گئے وہیں آپ کی ابتدااور ثانویہ سے علیا اور ڈگریوں تک کی پڑہائی کے دود میں آپ نے اسطرح کی کئ اورڈگری شہادات حاصل کیا۔اس مدت میں آپ نے اساتذہ نوکشوط کا پی جی اسکول ڈپلوما بہی حاصل کیا۔

طریقت تیجانیہ سے آپکا تعلق

طریقت تیجانیہ سے آپ اپنی نسبت لگانے میں کوئ تاخیرنہیں کی طریقت تیجانیہ سے آپ کی نسبت ۱۳۹۴ہجری ۱۹۷۴میں پیش آئی۔ جب آپ بس ۱۵ سال کی تھے۔شہر رباط کےمشہورومعروف فقیہ وفاضل تیجانیہ طریقت کے شیخ محمد بن عبداللہ کے ہاتھوں پر دارالحدیث الحسنیہ سے آپکی منزل میں بیعت پیش آئی۔ ان تمام فقراء کا نام درج گیا تھا۔ جوآپ سے ورد کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے اپنے اس نئے مرید کوبھی اس رجسٹر میں شامل کرنا چاہا۔تو حسب عادت آپ کتاب لے آئے تو دیکہا کہ آخری صفحہ کے ایک ہی سطر بچا ہے۔اسی وجہ سے اس رجسٹر میں آپکا آخری نام رہ گیا۔کچہ ہفتون بعد یہی شیخ محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

بعض اکابرین کی شاگردی

آپ نے امام سیدالحاج محمد الزرہونی کی شاگردی میں کچہ عرصہ گزارلیا۔ بعداسکے آپ نے شہر رباط کے زواریہ تیجانیہ کے علامہ وفقیہ الاستاذ المقرء سے اپنا تعارف کروایا جوولی الصالح محمد العربی بن السائح کے مزار پاک کےقرب وجوار میں مقیم تھے۔آپنے ان سے کافی استفادہ حاصل کیا۔الاستاذ نے آپ سے ایسی باتوں کی صراحت کی جوالاستاذ کی معرفت آلہیہ کی برتری وعلوپر دلالت کرتی ہیں۔آپ ہی نے اس علاقہ میں وردوظیفہ کا سلسلہ جاری مزمایا تھا۔آپ بلندآواز کے مالک تھے۔خشوع یہ آپ کی طبیعت تھی۔حالت ذکر میں ادہرنظر مزماتہانہیں تھے۔اورنہ یہی آپ کو دائیں بائیں والوں کی خبر رہتی تھی۔

آپ اپنے مرید سید محمد راضی سے رحمہ اللہ سے کافی محبت کرتے تھے۔
غالبا محمد راضی رحمہ اللہ ناشتہ آپ ہی کے گہر سے ہوتا تھا۔ مجہہ سے استاذ محمد کنون الراضی رحمہ اللہ نے بتایا کہ آپ اپنے وقت کومعارف واسرار کے لیئے خاص کرر کہے تھے۔(رضی اللہ عنہ) کی وفات مکہ مکرمہ سے سن ۱۴۰۲ہجری ۱۹۸۲میں موسم حج پر ہوئی۔آپ ورانگی حج سے قبل یہی سید محمد راضی سے پرجوش الوداع کہہ دیا تھا۔گویا آپ اس بات کی طرف اشارہ کررہے تھے۔کہ اس دارفانی میں یہ آپ کی آخری ملاقات ہے۔سید محمد راضی آپکی وفات کے بعدآپ کوخواب میں دیکہا۔کہ آپ ولی الصالح سید محمد العربی بن السائح رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار پاک کے اندر بہت اچھی حالت میں ہیں۔آپ سے سید راضی رحمہ اللہ نے دریافت کیا۔آپ کیسے ہیں۔ ہمارے ساتہ آپ یہاتہے۔کئی دن قبل مکہ مکرمہ سے آپکی وفات کی خبر میں ملی۔تو آپ نے جواب میں فرمایا۔میں شیخ ابوالعباس التجانی رضی اللہ تعالی عنہ کے اصحاب میں سے ہوں آپ چاہے میرا شمار مردوں میں کرے یازندوں میں۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کئ جلیل القدرشخصیات دوستی ومحبوب اورشاگردی کا رشتہ جوڑ رکہ تھے۔انہیں شخصیات میں آپ کے دوست وحبیب علامہ السید محمد العمارتی کا شمار ہوتا ہے۔آپ بڑے بزرگوعالم تھے۔سیدی کنون رحمہ اللہ سے کافی محبت کرتے تھے۔آپ کا بہت قدرکرتے تہے۔آپ اورسید کنون رحمہما اللہ کے مابین خط وکتابت کا بہی سلسلہ جاری رہا۔آپ کوکوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئ کہ علاج کا کوئ فائدہ نہ رہا۔ بیروز جمعرات ۷صفر۱۴۱۶ہجری ٦ ۱۹۹۵میں آپنے قدیر کی دعوت پر لبیک کہے گیے۔شہرفاس کے باب عجیسہ نامی قبرستان میں آپ ک تدفین عمل میں آئی۔
سیدی محمد کنون کے اصدقاء ومحبین میں قبیلہ بنی ودا ین کے عالم وفقیہ سیدی احمد اعراب تجانی کا نام ہے۔سیداحمد اعراب رحمہ اللہ نے آپنے شیخ ومرشد اپنی والدہ کا زواج ثانی علامہ الولی الصالح سیدی الحاج الحسن بن عبدالرحمٰن الرکوا کی رحمہ اللہ کی وفات پر تجانیہ کی اس بہاری ذمہ داری سنبہال لی۔

آپ اپنی وفات تک ادب ومعرفت اور علم وفہم کے ساتھ اس عہدہ پر فائز تھے ۔ آپ بروز جمعہ ۲۷ صفر ۱۴۲۹ ہجری ۷ مارچ ۲۰۰۸ م میں اس دار فانی سے کوچ کر گیے ۔

آپ کے اصدقاء یہی میں سیدی ابراہیم الزغفرانی بوغروم تجانی کا ذکر ہوتا ہے۔ آپ شہر رباط کے یعقوب المنصور کالونی میں مقیم تھے ۔ آپ اپنی کساری وسخاوت کے لیے مشہور تھے ۔ ادب وحکمت میں آپ بے نظیر تھے ۔

مرض موت کی حالت میں سیدی کنون رحمہ اللہ نے اللہ تعالی سے خوشنودی اور قبولیت کی دعا کی ۔ آپ کی وفات شہر رباط میں اپنی قیام گاہ میں بروز جمعرات ۸ ربیع الأول ۱۴۱۱ ہجری میں ۲۷ ستمبر ۱۹۹۰ سدا میں ہوئی ۔ آپ کی تدفین شہر رباط کے منزاد العلو میں عمل میں آئی ۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں الحاج ابراہیم ہان حمہ اللہ کا نام درج ہیں ۔ اصلا آپ بلاد مالی کے رہنے والے تھی ۔ بچاسوں کا قریب آپ شہر فاس کی طرف کوچ کر گیے اور وہی مقیم رہے ۔

آپ کی طریقت تجانیہ کے اشخاص خاصہ میں سے تھے ۔ آپ سے سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کی بہت لمبی دوستی تہی ۔ بس نہیں آپ سید کنون رحمہ اللہ شیخ بہی رہ چکے تھے ۔ سیدی کنون رحمہ اللہ کی شہر رباط ہی میں آپ سے اکثر ملاقات ہوتی تھی ۔ آپ کسی بیماری کے شکار ہوئے علاج کا کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ اسی بیماری کی وجہ سے بروز جمعہ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۸ ہجری ۳۰ مارچ ۲۰۰۷ میں آپ کی وفات ہوئی سیدی محمد کنون نے آپ کے مرشد میں کئی اشعار لکہ ڈالے ہیں ۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں سیدی محمد البردعی کا بھی ذکر ہوتا ہے ۔ اپ کے اور سیدی کنون کے مابین ۲۵ سے زائد سال کی مدت کی دعوت تھی ۔ سیدی محمد البردعی رحمہ اللہ بطور خاص طریقت تجانیہ اور عموما تمام مسلمانوں اور اسلام پر بڑی غیرت رکھنے والے تھے ۔ آپ اپنی دم حیات تک طریقت تجانیہ کی خدمت کرتے رہے ۔ منگل کے دن ۱۵ ربیع ثانی ۱۴۲۹ ہجری ۲۲ اپریل ۲۰۰۸ میں شہر فاس کے علاقہ السعادہ میں آپ اپنے رب رحیم سے جا ملے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی آپکو اپنی رحمت سے گہیر لئے ۔

سیدی محمد الأمین بن سیدی عبد الملک بن محمد الأمین بن المعارف باللہ الولی الصالح سیدی سعید الدرار کی رحمہ اللہ سیدی کنون رحمہ اللہ دوست ومحبّ تھے ۔ مزید یہ کے آپ سیدی کنون رحمہ اللہ کے پیروں میں ایک اہم وقابل اعتماد پیر تھے ۔ آپ نے مرض موت میں بستر لازم کرنے اور ٹھیک دوماہ بعد اپنے رب رحیم سے جا ملے ۔ آپکی وفات بروز چہارشنبہ ۱۸ جمادی اخری ۱۴۲۳ ' ۲۷ اگست ۲۰۰۲ میں بوقت فجر ہوئی ۔ اپنے والد محترم کے مزار یہی کے قرب میں مدفون ہوئے ۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں صاحب قدر علامہ سیدی عبد اللہ الشرداری رحمہ اللہ کا شمار ہوتا ہے ۔ ولی الصالح سیدی العربی بن السائح رض اللہ کے مزار کے قریب وجوار میں آپ طریقت تجانیہ کی رہنمائی کیا کرتے تہے ۔ آپ نیک سیرت کے مالک تھے ۔ سیدی کنون سے آپکو کافی محبت تھی ۔ لہذا آپ اپنی قیمتی نصیحات سے سیدی کنون کا اصلاح فرماتے تھے ۔ سیدی کنون رحمہ اللہ آپ سے کافی فائدہ اٹھا لیا ۔ اپ نائے قد ہونے کے باوجود بلند ہمت والے تہے بابرکت شخص تہے ۔ ایک طویل بیماری کے بعد آپ نے رب کریم کی دعوت پر لبیک کہ دے ۔ بروز جمعرات ۲۲ رجب ۱۴۱۱ ہجری ۷ فروری ۱۹۹۱ میں آپکی وفات ہوئی ۔ شہر سیدی قاسم جہاں آپکے اہل وعیال مقیم تہے آپ کی تدفین عمل میں آئی ۔

سیدی حسن بن علی سیس ابراہیم انیاس الکولخی رحمہ اللہ کا شمار انہیں حضرات میں ہوتا ہے جن سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کو دوستی کا تعلق تہا ۔ آپ کے ساتھ مل کے رہنے اور محو گفتگو رہونے میں سیدی حسن بن علی رحمہ اللہ سکون محسوس کرتے تہے ۔ ہمیشہ آپ سے خالص دعا کی درخواست کیا کرتے تہے ۔ آپنے بہائی سیدی التجانی بن علی سیس رحمہ اللہ کا درجہ بلند کرے اور عزت سے نوازے ۔ بروز چہارشنبہ ۱۱ شعبان ۱۴۲۹ ہجری ۱۳ اگست ۲۰۰۸ میں سرزمین سینیگل میں آپکی وفات ہوئی ۔ وفات سے کچہ دن پہلے سیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر رباط کے ہوٹل حسان میں آپ سے ملاقات کی تہی ۔ دونوں کے مابین بہت لمبی گفتگو ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو بڑے پرجوش انداز میں الوداع کیا ۔ آپ سے سیدی کنون رحمہ اللہ کی یہ آخری ملاقات تہی ۔ دوران گفتگو آپ نے سیدی کنون رحمہ اللہ سے فرمایا ۔ اس ہوٹل کا یہ ایک سو چودہواں نمبر کمرہ وہی کمرہ ہے جس میں میرے دادا شیخ ابراہیم انیاس رحمہ اللہ اپنے آخری مغربی

سفر کے دورا قیام کئے تھے۔ مزید آپ رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نمبر قرآن پاک کی سورتوں کے تعداد سے موافق ہے بس نہیں تجانیہ کے کئی عدد اکابریں اپنے مغربی سفر کے دوران اسی کمرہ میں قیام کئے تھے۔ چنانیہ کمرہ بہت مبارک کمرہ ہے۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں فقیہ وعلامہ سیدی الحاج محمد بن ہاشم العلوی رحمہ اللہ کا نام قابل بخور رہے۔ ولی صالح علامہ سیدی محمد العربی بن السائح کے مزار کے علاقہ میں سیدی الحاج محمد بن ہاشم رحمہ اللہ طریقت تجانیہ کے امام مانے جاتے تہی۔ نماز عصر کے بعد آپ اوراد وظائف کی تقسیم واجازت کیلئے رک جایا کرتے تہے۔ سیدی کنون رحمہ اللہ بہی آپ کی اس محفل میں کئی بار شرکت کر چکے تھے۔ بطو دخاص ظہر اور عصر نمازوں کے بیچ میں دعا ئے برکت کرنے کی درخواست کی۔ اس لئے کی سیدی محمد بن ہاشم رحمہ اللہ کی یہ عادت تہی کی آپ ظہر اور عصر کے بیچ میں تلاوت قرآن میں اپنے آپ کو مصروف رکہتے تھے۔ ۱۴ شعبان ۱۴۱۱ ہجری بروز جمعہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ میں آپ کی وفات ہوئی۔ شہر رباط کے مزار الشہراء میں آپ کی تدفین عمل میں ائی۔

شہر رباط میں طریقت تجانیہ کی مشہور ومعروف ہستی علامہ فاضل سیدی عبدالواحد بن عبداللہ رحمہ اللہ سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست ومحبّ رہے ہیں۔ آپ بڑے فقیہ گزرہیں۔ اکثر سیدی کنون رحمہ اللہ مغرب وعشاء کے دوران شہر رباط میں ولی صالح محمد العربی بن السائح رحمہ اللہ کے مزار کے علاقہ میں آپ سے ملا کرنے تھے۔ جبکہ آپ بعد مغرب اذکار ووظائف میں رہتے تہے۔ آپ رحمہ اللہ موٹے جسم خوبصورت بدن اور خندہ پیٹانی والے تہی۔ ۱۴ رمضان ۱۴۱۱ ہجری ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ میں آپ اپنے رب رحیم سے جاملے۔ اسی علاقہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھ لی گئی۔ روضۂ لعلو میں تدفین عمل میں آئی۔ سیدی کنون رحمہ اللہ آپ کے جنازہ میں حاضر تھے۔

صاحب تصانیف عالم وعلامہ الحاج ادریس بن محمد العابد العربی رحمہ اللہ اور سیدی کنون کے بیچ خالص محبت اور گہری دوستی تہی۔ دونوں نے ایک دوسرے سے گئی اموروعلوم کا فائدہ حاصل کئے۔ بروز پیر ۲۲ شوال ۱۴۳۰ ہجری ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۹ میں آپ کی وفات ہوئی۔ یعنی سیدنا الشیخ ابوالعباس التجانی رضہ اللہ کی دوسری برسی کے ٹھیک چاردن بعد۔ شہر فاس کے باب الفتوح کے خارجی علاقہ القباب میں اپنے والد محترم کے مزار کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

علمائے مدینہ میں مشہور منفرد ہستی أدیب وعلامہ سیدی البشر بن التہامی افیلال الشطوانی کا ذکر بہی سید محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں ہوتا ہے۔ ۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۴ ہجری ۲۳ اپریل ۱۹۹۴ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سیدی التہامی الدردبیکی رحمہ اللہ آپ کے قریبی احباب میں سے تہے۔ سیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر سلا میں علامہ سیدی عبداللہ بن حسون رحمہ اللہ کے مزار کے قریب وجوار کے علاقہ میں واقع سیدی التہامی رحمہ اللہ کی قیام گاہ پر کئی بار حاضری دی ہے۔ کئی باتوں کی آپ سے اجازت لی۔ سیدی التہامی رحمہ اللہ صلاح استقامت میں بڑے نصیب والے تہے۔ بڑے پائے کے بزرگ تہے۔ آپ رحمہ اللہ نے سیدی کنون کو طریقت تجانیہ کی کئی باتوں سے اور شیوخ تجانیہ سابقیں کی باتوں سے آشنا کیا۔ خاص طور پر ان حضرات واکابریں جو شہر رباط اور شہر سلام میں رہا کرتے تہے اور شیخ بخاری رحمہ اللہ طریقت تہے۔ والے الولی الصالح محمد العربی بن السائح رضی اللہ عنہ کے ہم عصر حصر

جیسے سیدی محمد بریجی بلامینو الرباطی ، وسیدی عبداللہ التادلی، احمد بن قاسم حبوس، الطیب عوادالسلاوی، سیدی محمد بن الحسنی ، سیدی عبدالقادر لوبریس وغیرہ جوان اکابرین عظام کے صبر ہم عصر گزرہے ہیں۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں سیدی احمد الخلطی رحمہ اللہ کا نام بہی درج ہے۔ سید احمد الخلطی رحمہ اللہ کافی کرامات کے مالک تہے۔ آپ اور سیدی کنون کے مابین محبت واخلاص کا بندھن تہا۔ کئی بادسیدی کنون رحمہ اللہ نے شہر سید القاسم میں واقع آپ کی قیام گاہ کی زیارت کر چکے ہیں۔ جب بہی آپ سیدی محمد العربی بن السائح رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیتے تو سیدی کنون رحمہ اللہ آپ کے ساتھ یہی رہنے تہے۔ آپ سیدی کنون رحمہ اللہ نے بہت یہی استفادہ حاصل کیا۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں علامہ سیدی احمد بن العلامہ القطب الشہیر سیدی محمد بن عبدالواحد النطیفی کا نام قابل ذکر ہے۔ چونکہ سیدی کنون رحمہ اللہ نے کئی بار آپ سے ملے ہیں۔ مرگو میں واقع آپکا مقام میں سیدی کنون رحمہ اللہ ایک بار الشیخ التجانی رضی اللہ عنہ کے پوپا سیدی الطاہر رحمہ

اللہ کے ساتھ حاضری دیئے۔تو آپ نے سیدی کنون کو طریقت تجانیہ کے کئی رازوں کی اجازت دی اور آپ کے لئے دعا فرمائی۔سیدی کنون رحمہ اللہ کے ساتھون کو پکڑے آپ اپنے والد محترم کے مزار میں داخل ہوئے۔ چھوٹے دروازہ سے گھس کر مزار کے اندرونی حصہ میں پہنچنے تک آپ انکے ہاتھوں کو تھا میرہے۔

مروکو کے حالی اکابرین تجانیہ میں مشہور ومعروف علامہ وفقیہ سیدی محمد (فتحا) بن العلامہ الحافظ الشھیر سیدی محمد الحجوجی الحسنی رحمہ اللہ کا نام بھی سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے محبین میں شمار ہوتا ہے۔ فی الحال آپ کی عمر نوے سال ہیں۔ایک سے زائد موقعہ پر سیدی کنون نے آپ سے ملاقات کی۔آپ سے کافی استفادہ حاصل کیا۔آپ سے سیدی کنون نے ممتاز امور کی جانکاری حاصل کی۔

انہیں محبین میں ولی صالح عالم وفاضل سیدی الحاج محمد بن مصطفیٰ بن اسماعیل المعروفی رحمہ اللہ کا نا شامل ہے سیدی کنون رحمہ اللہ نے آپکی صحبت میں ۳۰ زائد سال گزارے۔

بروز منگل ۲۹ ذی القعدہ ۱۴۲۸ ہجری ۱۵ ڈسمبر ۲۰۰۷ میں آپکی وفات ہوئی۔آپکی تدفین شہر رباط کے مزار الشھداء میں عمل میں آئی۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کے محبت و دوست وہ چکےہس سیدی مصطفیٰ العلوی السناری الموفی رحمہ اللہ۔آپ کی کئی ساری تالیفات شائع ہو چکے ہیں۔ بلاد حجاز کے جلیل القدر شیوخ تجانیہ میں آپکا شمار ہوتا ہے۔ بطور خاص مدینہ المنورہ کے نمایاں علماء میں آپکا ذکر ہے۔سیدی کنوں رحمہ اللہ اور آپ کے بیچ گہری دوستی اور مظبوط بندہن تہا۔شہر فاس میں مدفون الشیخ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی خاطر اپ مروکو کی چکر لگایا کرتے تھے۔اس طرح ولی صالح الشیخ محمد العربی بن السائح رحمہ اللہ کے مزار کی زیارت کا شرف حاصل کرنے بار بار شہر رباط دورہ لگایا کرتے تھے۔جمعہ کے دن ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۷ ہجری۔۵ جنوری ۲۰۰۷ میں آپ اپنے رب سے جا ملے۔

سیدی کنون رحمہ اللہ کے دوست واحباب میں بلاد نجیر یا کے عالم مشہور سیدی ابراھیم صالح الحسینی رحمہ اللہ کا نام زیر غور ہے۔آپ جب بھی مروکو کا دورہ کرنے سیدی کنون رحمہ اللہ آپ سے ضرور ملتے تھے۔دونوں حضرات کے مابین لمبی محبت اور گہرا تعلق تھا۔دونوں ایک دوسرے کے متعلق یوتاج کرتے تھے۔

ملک سوڈان کے عالم مشہور الاستاذ سیدی عمر مسعود رحمہ اللہ کا سیدی محمد کنون رحمہ اللہ سے گہرا تعلق رہا ہے۔آپ نے سیدی کنون رحمہ اللہ کی شہر رباط میں واقع قیام گاہ زیارت کیا کرتے تھے۔دونوں کے مابین کافی الفت ومحبت تھی۔دونون ایک دوسری کی خواب ستاعش کرتے تھے۔سیدی احمد کنون رحمہ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ عصر حاضر کے شیوخ تجانیہ میں اعلی وابتر مانے جانے ہیں۔ یقینا اللہ تعالی اس مبارک قوم کی آپ کے ذریعہ مدد فرمائیگا جیسا کہ آپ کے ہم نام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی نے اسلام کی مدد فرمائی تھی۔

سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کی دوستی اور محبت کا تعلق سیدنا الشیخ رضی اللہ عنہ اولاد تک بھی وسیع رہا ہے۔خاص طور پر مولای الطاھر بن سیدی البشیر بن سیدی محمد الکبیر بن سیدی محمد البشیر بن سیدی محمد الحبیب بن القلب المکتوم والختم المحمد ی المعلوم سیدنا الشیخ احمد التجانی رضی اللہ عنہ سے آپکا خاص تعلق رہا ہے۔۳۰ سے زائد سال لمبی دوستی گزری ہے۔

سیدی علي حیدرہ بن سیدی محمد الحبیب نزیل مدینیہ دکا السنغالیہ؛بن سیدی محمود بن سیدی محمد البشیر بن سیدی محمد الحبیب بن القطب المکتوم والختم المحمد ی المعلوم سیدنا الشیخ احمد التجانی رضی اللہ سے بھی سیدی کنون رحمہ اللہ کا گہرا تعلق تھا۔آپ نے کئی صفحات پر مشتمل لمبی اجازت سیدی محمد کنون رحمہ اللہ کو عطائی ہے۔

آپ کا علامہ العارف باللہ سیدی احمد بن الحاج العیاشی سکیرج رضی اللہ عنہ سے اور دیگر نسل سکیر جیہ کے اکابرین سے بھی کافی قابل ذکر تعلق رہا ہے۔

ایسی ایسی انوکھی باتیں علامہ العارف باللہ سیدی احمد سکیرج کے خاندان میں پیش آئی ہیں جنکے آگے سہر ذی عقل انسان حیران وشددرہ گیا ہے۔ایک دفعہ کی بات ہے۔سیدی احمد سکیرج رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے پھلے اپنے بچوں میں کسی سے اپنے خزانہ کتب کی حفاظت کرنے اور اسکے بھی اھتمام کرنے کی وصیت کی۔اور اس بات کی خبر دی کہ اپنی وفات کے ۵۰ سال بعد ان کتابون کو اس خزانہ نکالنے اور ان کتابوں کو زندہ رکھنے والا پیدا ہوگا۔

اس موقعہ پر قابل ذکر یات یہ ہے کہ سیدی محمد الراضی کنون رحمہ اللہ نے ایک رات خواب میں سیدی احمد سکیرج رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اُپ نے خاکساری کی وجہ سے فرمایا میں کچھ بھی نہیں۔ تو سیدی کنون رحمہ اللہ نے عرض کی۔ نہیں میرے سرکار۔ اُپ بہت کچھ ہیں۔ تعائے اُلٰہی کے دن تک اُپ کی تمام کتابیں اس بات کی دلالت کرتی رہینگی۔ اس گڑھی اُپ نے حکم دیا۔ جاؤ میرے گھر جہاں میرے لڑکا محمد الکبیر مقیم ہے۔ اوران سے ان کتابوں کو لے لو (یعنی خزانہ) اسی رات علامہ سیدی احمد سکیرج رضی اللہ عنہ اپنے پوتے محمد الکبیر رحمہ اللہ کے خواب میں بھی حاضری ہوئے۔ اوران سے فرمایا۔ تمھارے پاس ایک شریف شخص ایگا انکی اچھے سے خاطر داری کرو اور جو کتابیں وہ مانگے تو دیدو سویرے سیدی محمد الکبیر نیز سے بیدار ہوئے اور نماز فجر ادا کی۔ اپنے معمول ے بر خلاف اُپ صبح سویرے ہی کھڑے رہے یہاں تک کہ اُپ کے دروازہ پر وستک ہوئی۔ اُنے والا سیدی محمد کنون رحمہ اللہ ہی تھی۔ اُپ نے ان کا پر تپاک خیر مقدم کیا اوران سے ہم کلام ہوا: میرے داد کی وفات کے دن سے پچھلی رات تک کبھی میں نے اپنے خواب انہیں نہ دیکھا۔ پچھلی رات جب میں انہیں دیکھا تو اُپ نے ایسی ویسی باتیں بتائی۔ پھر سید محمد الکبیر رحمہ اللہ نے سیدی کنون رحمہ اللہ کو اس خزانہ کتب عطا کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سید محمد الکبیر رحمہ اللہ اس خزانہ کے سلسلے اتنا بخل کرتے تھے کہ کسی کو اسکے قریب تک جانے نہ دیتے تھے۔

کتابوں کے کوئی ورق کسی کا چھونا تو بعید از قیاس تھا۔

سیدی کنونرحمہ اللہ اھل سکیر جیہ کہ متعدد فراد وا کابریں سے اپنا تعلق بنائے رکھے تھے۔ تمام اکابریں نے اُپ سے کافی محبت کی۔ اُپ کو اپنے خاندان کا ایک فرد جانا۔ اُپ انکے خاندانی پروگراموں میں حاضری دیتے اور ایک ہی میز پر ان کے ساتھ جم جاتے تھے۔ اُپ کو الفت ومحبت کے عبارات سے کنایا کرتے۔ اھل سکیرج میں نمایان اشخاص ہیں سیدۃ المریم الکریمہ علامہ سیدی احمد سکیرج' السید محمد البشیر سکیرج' السید عبد الھادی سکیرج اوراس ترجمہ کے کاتب اور دیگر حضرات۔ سیدنا محمد کنون رحمہ اللہ ہمارے مابین چست وزندہ کردار گزرے ہیں۔ اُپ نے اپنی تمام تر کوشش سیدنا الشیخ اسکو شائع کرنے میں صرف کی۔ اوراس مہم کو اُپ نے ہم تک ویب سائیٹ کے ذریعہ پہنچایا۔ علامہ العارف باللہ سیدی احمد بن الحاج العیاش رحمہ اللہ کی اس ویب سائیٹ کے ذریعہ کئی مؤلفات اور کتابوں کی اشاعت کی گئی جسکی اشاعت مکمل مفت میں ہوئی تاکہ تمام قوم کو جسکا فائدہ ہو۔

اُپ کو پہچاننے اور اُپ سے استفادہ حاصل کرنے اللہ تعالی نے اس عمل کے ذریعہ ہم پر احسان کیا ہے۔ جس تمام تعریف للہ تعالی کے لئے

والحمد لله على ذلک وصلى الله على سيدنا محمد وأله وصحبه وسلم تسليما

رج